۲۵

جناب ڈاکٹر محمد مصطفےٰ اعظمی - ریاض

تحقیق و استخراج حدیث اور کمپیوٹر نظام کا ایک جامع منصوبہ

جناب ڈاکٹر محمد مصطفےٰ اعظمی صاحب فاضل دیوبند، ایک ہندوستانی عالم، بلند پایہ محقق اور عظیم محدث ہیں۔ ۱۳۹۳ھ سے موصوف ریاض یونیورسٹی میں بحیثیت حدیث کے پروفیسر کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دس بارہ سال سے صحاح ستہؒ کی احادیث کو کمپیوٹر پر منتقل کرنے کی مساعی جمیلہ میں مصروف ہیں جس کی تکمیل پر ایک لاکھ بیس ہزار احادیث میں سے مطلوبہ حدیث چند سیکنڈ میں تلاش کی جا سکے گی۔ انہیں ۱۴۰۰ھ میں اس عظیم الشان تاریخی و تحقیقی کارنامے پر شاہ فیصل ایوارڈ بھی ملا۔ انہوں نے اپنے زیر تدوین کام کی وضاحت اور طریق کار کی تفصیلات کے سلسلہ میں ایک عربی روزنامے کو انٹرویو دیا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

(عبدالقیوم حقانیؔ)

ڈاکٹر محمد مصطفےٰ اعظمی شاہ سعود یونیورسٹی ریاض میں حدیث نبویؐ کے پروفیسر ہیں اور حدیث کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان کی تمام تر توجہات کمپیوٹر کو خدمتِ حدیث کے لئے استعمال کرنے پر مرکوز ہیں وہ اپنی کوششوں میں الحمدللہ کافی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں۔ ان کی پہلی عظیم القدر کامیابی سنن ابن ماجہ کا جدید ایڈیشن شائع کرنا ہے جس میں کئی تفصیلی فہرستیں دی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک فہرست کتاب میں مستعمل تمام الفاظ و کلمات پر مشتمل ہے۔ ایک انڈکس مقامات کے متعلق ہے۔ ایک فہرست میں کتاب میں وارد ہونے والے تمام اسماء آ گئے ہیں۔

حدیث نبویؐ میں کمپیوٹر کے استعمال کے سلسلہ میں اگرچہ بعض دیگر حضرات نے بھی بہت سے منصوبے بنائے ہیں تاہم پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفےٰ اعظمی صاحب کو اس میدان میں اولیت کا شرف حاصل ہے۔

حدیث نبویؐ کے لئے کمپیوٹر کے استعمال کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔

کمپیوٹر پر اس کی مخصوص تکنیک کے مطابق ہی کام کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی اس سلسلہ میں اپنے کام کی نوعیت کو کمپیوٹر سسٹم کے لحاظ سے ہی محدود کیا ہے۔ میں جس منصوبے پر کام کر رہا ہوں اس سے انشاء اللہ مندرجہ ذیل حضرات کی ضروریات پوری ہوں گی۔ محدثین، فقہا، محققین اور عام تعلیم یافتہ حضرات۔

محدثین کی ضروریات | اس مختصر جواب کی مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ جہاں تک محدثین کا تعلق ہے تو میرے خیال میں عام طور پر ان کو مندرجہ ذیل معلومات کی ضرورت پڑتی ہے۔

۱۔ متعلقہ حدیث کو کس محدث نے بیان کیا ہے؟
۲۔ اس میں اور کون کون سے محدثین اس کے ساتھ ہیں؟
۳۔ اس حدیث کے شواہد کیا ہیں؟
۴۔ کیا اس حدیث میں کوئی ایسا عیب (علت) ہے جس کی وجہ سے حدیث عیب دار ہو جاتی ہے۔
۵۔ آیا خود حدیث کے متن میں تو کوئی شاذ بات نہیں ہے۔
۶۔ اسناد میں مذکور راویوں کا ثقہ یا مجروح ہونے کے لحاظ سے کیا مقام ہے۔
۷۔ احادیث پر تنقید کے اصولوں کی روشنی میں متعلقہ حدیث کا کیا حکم ہے؟
۸۔ آیا کسی امام نے اس حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے پر گفتگو کی ہے؟

ان تمام سوالات کے جواب تین بنیادی نکات پر موقوف ہیں۔

۱۔ متعلقہ حدیث اور اس سے ملتی جلتی تمام احادیث اور ان کے شواہد کا علم ہو اور یہ حتمی طور پر معلوم ہو کہ وہ کن کن مقامات پر ہیں۔
۲۔ اسانید میں مذکور ہر راوی کے بارے میں جو کچھ ائمہ جرح و تعدیل نے بحث کی ہے اس کا علم ہو۔
۳۔ محدثین کرام نے اس حدیث پر کیا حکم لگایا ہے۔ اس کی معرفت۔

فقہا اور محققین کی ضروریات | ۱۔ ایک خاص موضوع کے متعلق تمام احادیث تک دسترس۔
۲۔ ان احادیث کے مرتبہ اور درجہ کا علم۔
۳۔ فقہی احکام و مسائل کے استنباط کی غرض سے متقدمین فقہا اور محققین نے اس حدیث کو کس طرح سمجھا۔

لہذا محدث کی ضروریات کے علاوہ فقیہہ اور محقق کی ضروریات کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہم اس حدیث کی تشریح و تفصیل سے واقف ہوں۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہو کہ ائمہ کرام نے اس حدیث سے کن احکام کا استنباط کیا ہے۔

مندرجہ بالا اغراض و مقاصد کی روشنی میں میں نے اپنے منصوبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ پہلے حصہ کا تعلق تمام احادیث سے ہے ان کے حوالے اور ان کی متابعات اور شواہد سب ایک انسائیکلوپیڈیا

میں جمع ہوں اور ان کی درجہ بندی بھی کر دی گئی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک حدیث کے متعلق یہ بتایا جائے کہ سابقہ (متقدمین) محدثین نے اس حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کے بارے میں کیا کہا ہے؟ نیز یہ بھی ذکر ہو کہ صحابہ، تابعین تبع تابعین اور ائمہ کرام نے اس حدیث کو کیسے سمجھا ہے؟ ان تمام حضرات کے تفقہ اور تدبر کو یکجا کر دیا جائے

۲۔ دوسرے حصہ میں تمام راویوں کے حالات بیان ہوں تاکہ اسناد کے متعلق فیصلہ کرنے میں سہولت رہے۔

لہٰذا یہ منصوبہ دو بڑی قسموں پر مشتمل ہوگا۔

ا۔ احادیث کا انسائیکلوپیڈیا۔

ب۔ رجال (اشخاص) کا انسائیکلوپیڈیا۔

میں موخر الذکر یعنی رجال کے انسائیکلوپیڈیا سے بات شروع کرتا ہوں۔ یہ تو واضح ہے کہ اس دائرۃ المعارف کا مواد، راویوں کے حالات زندگی اور جرح و تعدیل کی کتابوں پر مشتمل ہے۔ جہاں تک حالات زندگی کی کتابوں کا تعلق ہے ان میں سے کچھ تو چھپ چکی ہیں جیسے ۱۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد۔ ۲۔ طبقات خلیفۃ بن خیاط۔ ۳۔ التاریخ والعلل لاحمد بن حنبل۔ ۴۔ تاریخ الکبیر للبخاری۔ ۵۔ الجرح والتعدیل للرازی۔ ۶۔ الثقات لابن حبان۔ ۷۔ تاریخ بغداد للخطیب بغدادی۔ ۸۔ تہذیب التہذیب لابن حجر۔ ۹۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ۱۰۔ میزان الاعتدال للذہبی اور ان کے علاوہ چند مزید کتابیں۔

اسی طرح جو کتابیں ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکیں وہ بھی بہت سی ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جس قدر بھی ہو سکے غیر مطبوعہ اہم کتب تراجم کو طبع کرایا جائے۔ پھر ان تمام منتشر معلومات کو اکٹھا کر کے ہر راوی کے الگ الگ حالات زندگی قلم بند کئے جائیں۔ میں اس کی وضاحت میں عرض کروں گا کہ مثلاً ہر ایک راوی المزی کو لیتے ہیں۔ جب ہم ان کے حالات زندگی جاننے کے لئے مختلف کتب اسماء الرجال کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ایک کتاب میں ہمیں ان کے کچھ شاگردوں کا ذکر ملتا ہے۔ دوسری کتاب میں ان شاگردوں کا تو کوئی تذکرہ نہیں البتہ ان کے علاوہ کچھ اور شاگردوں کا پتہ چلتا ہے پھر ہم ہر کتاب میں راوی کے بارے میں ائمہ اعلام کے ریمارکس کی تکرار پاتے ہیں جن کے ساتھ کچھ نئی معلومات بھی مل جاتی ہیں۔ لہٰذا مناسب یہ ہوگا کہ ہر راوی کا تذکرہ یکجا کیا جائے جو اس کے متعلق جملہ معلومات کو محیط ہو۔ بہرکیف یہ موضوع میرے پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ البتہ مجھے پتہ چلا ہے کہ اردن یونیورسٹی میں یہ منصوبہ زیر غور ہے۔

احادیث کا انسائیکلوپیڈیا بدقسمتی سے اب تک حدیث کی تمام کتابیں طبع نہیں ہو سکیں۔ پھر ان میں سے جو چھپ چکی ہیں ان پر بہت کم علمی تحقیق ہوئی ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ تمام احادیث کو ایک انسائیکلوپیڈیا میں اکٹھا کر دیں تو ہمیں حدیث کی تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کو یکجا کرنا ہوگا پھر ہمیں ان کی سائنٹیفک تحقیق

کرنا ہوگی۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک طویل المیعاد کام ہے لہذا میں نے اپنے منصوبہ کو دو انسائیکلوپیڈیوں میں تقسیم کیا ہے۔

ا۔ احادیث کا مختصر انسائیکلوپیڈیا۔

ب۔ احادیث کا مفصل انسائیکلوپیڈیا (جس میں پہلی تین صدیوں کی فقہ بھی ہوگی)

میرے پروگرام کے مطابق احادیث کے مختصر دائرۃ المعارف میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہوں گی۔

۱۔ صحیح بخاری ۔۲۔ صحیح مسلم ۔۳۔ سنن النسائی ۔۴۔ سنن ابی داؤد ۔۵۔ سنن الترمذی ۔۶۔ سنن ابن ماجہ ۔۷۔ مسند ابن حنبل ۔۸۔ موطا امام مالک ۔۹۔ سنن الدارمی ۔۱۰۔ اتحاف السادہ للبوصیری ۔۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی۔

جہاں تک مفصل دائرۃ المعارف پر بھی دو تین سال لگ جائیں گے۔

اب تک کی کارروائی | اب میں مختصراً اس کام کا کچھ تذکرہ کرنا چاہوں گا جو بتوفیق الٰہی میں نے سرانجام دیا ہے نیز مستقبل قریب کے پروگرام سے بھی میں آگاہ کرنا چاہوں گا۔ میرا اصل ہدف تو وہی ہے جس کا میں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے۔ اور مجھے انشاء اللہ اس تک پہنچنا ہے۔

میں نے اس کار خیر کا آغاز ۱۳۹۷ھ میں کیا تھا۔ شروع شروع میں اس مقصد کے لئے کچھ مشینری خریدی جس کی تشکیل عربی کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ سب سے پہلے میں نے مسند امام احمد بن حنبل کو کمپیوٹر میں داخل کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس سلسلہ میں سب سے اہم بات کمپیوٹر میں متن کا بھرنا ہوتا ہے۔ اور میرا عزم یہ تھا کہ اب جب کہ میری ہمت جوان اور قویٰ مضبوط ہیں۔ اپنے منصوبہ کا آغاز ایک بڑی کتاب سے کروں۔ قبل اس کے کہ میں بڑھاپے کی عمر تک پہنچوں اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ مسند امام احمد کو کمپیوٹر میں داخل کرنے کے دوران ہم کچھ سادہ سے تجربے کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

میں نے رمضان ۱۳۹۹ھ میں شاہ فیصل ایوارڈ کمیٹی کو ٹائپ رائٹر پر لکھی گئی ایک کتاب پیش کی جس میں اس پراجیکٹ کی تفصیلات درج تھیں اور کمپیوٹر کی مدد سے جو عملی کامیابیاں ہوئی تھیں ان کے کچھ نمونے تھے یہ کتاب میں نے اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر بھیجی اور ماہرین سے گذارش کی کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی رائے اور مشورہ سے آگاہ کریں۔ ۱۴۰۰ھ میں مجھے شاہ فیصل ایوارڈ عطا کیا گیا۔ ایوارڈ کے ساتھ دئے گئے ڈپلومہ میں میری خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے:۔

"کمپیوٹر کو سنت نبوی کی خدمت میں استعمال کرنے کا منصوبہ عربی زبان میں پہلا عملی تجربہ ہے۔ حدیث کی تعلیمات میں کمپیوٹر کا استعمال ایک مستحسن قدم ہے۔ یہ ایک وسیع عمل ہے جس کی تکمیل میں بہت سا وقت اور محنت درکار ہوگی۔ بلاشبہ جب یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا تو یہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس سے احادیث کے انسائیکلوپیڈیا کی تکمیل میں مدد ملے گی۔ احادیث کا انسائیکلوپیڈیا تیار کرنا ایک بہت نمایاں

ارنامہ ہے اور جس کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔"

بہرکیف ہم نے ۱۴۰۰ھ میں مکمل مسند امام احمد کمپیوٹر میں داخل کردی۔ یہ کام ۱۴۰۳ھ میں مکمل ہوا۔ میں اس وقت ریکہ میں تھا گذشتہ برسوں میں ہم نے متن اور کمپیوٹر کے لئے لکھائی کے پروگرام انڈکس کمپیوٹر میں ڈالے ہیں۔ اسی وران ہم نے کچھ تجربے بھی کئے۔ انڈکسوں کا زیادہ تر کام امریکہ میں کیا گیا ہے۔

مطبوعہ کتب حدیث کا قلمی نسخوں سے موازنہ

میں عام طور پر سوچا کرتا تھا کہ ہمارے ہاں جتنی بھی احادیث کی متداول کتابیں ملتی ہیں ان سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس قلمی نسخہ سے لے کر طبع کی گئی ہیں؟ نہ ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے محققین اور ناشرین نے انہیں کس مخطوطہ سے لیا ہے؟ دوسری طرف یہ کتابیں بار بار چھپ رہی ہیں مگر ان میں احادیث پر نمبر شمار نہیں لگائے جارہے۔ چنانچہ میں نے محرم ۱۴۰۰ھ میں قطر میں منعقدہ سیرت وسنت کانفرنس میں تجویز پیش کی کہ کتب احادیث کی تحقیق و تفتیش کی جائے اور اس تحقیق میں عالم اسلام میں موجود بہترین مخطوطوں پر انحصار کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ احادیث پر نمبر لگانے کا الگ مکمل نظام وضع کیا جائے اور متون کو کمپیوٹر میں داخل کرنے سے پہلے پہلے اس کام کو پورا کرنا ضروری ہے مگر ایک فاضل مندوب نے میری اس تجویز کو نہایت مشکل اور ناقابل عمل قرار دیا اور کہا کہ بیک وقت دو مشکل کاموں کو شروع کرنے کی یہ تجویز سراسر غیر مناسب ہے۔

جب میں نے مسند امام احمد اور صحاح ستہ کو کمپیوٹر میں داخل کرنے کا کام مکمل کرلیا جو تقریباً بیس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں تو میں نے ان تمام صفحات میں کمپیوٹر سے ہونے والی اغلاط کی تصحیح کی ذمہ داری سنبھالی اس وقت میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ میں مطبوعہ مواد کا بہترین مخطوطوں سے موازنہ کروں۔ اس مقصد کے لیے صحاح ستہ اور مسند امام احمد کے مخطوطوں کا مطالعہ کرنا ضروری تھا تاکہ ان میں سے بہترین کا انتخاب کیا جاسکے۔ اس کے بعد ان قلمی نسخوں کو فوٹو حاصل کرنے کا مرحلہ درپیش تھا۔ میں نے مائیکروفلم حاصل کرنے کی غرض سے کئی بار بیرونی ممالک کا سفر کیا۔ اس میں مجھے جو جانکاہ مشقتیں اٹھانی پڑیں وہ تو میں نے اٹھائیں ہی مگر للہ الحمد کہ میرے پاس مسند اور صحاح ستہ کی مائیکروفلموں کا ایک مجموعہ جمع ہوگیا۔ جن مخطوطوں کی فلمیں اتاری گئی ہیں ان میں سے زیادہ تر تعلق پانچویں اور چھٹی صدی ہجری سے ہے۔ اور نہایت لطف کی بات یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ بیت جانے کے باوجود ان مخطوطوں پر مشاہیر محدثین کرام کے دستخط تک موجود ہیں۔ جیسے الصیرفی۔ ابن سعادہ، ابن الجوزی۔ ابن قدامہ۔ المقدسی، المزی، الذہبی ابن البرازلی وغیرہ (رحمہم اللہ اجمعین)

اب تک مکمل شدہ موازنہ

الحمدللہ کہ سنن ابن ماجہ اور ترمذی شریف پر نظر ثانی کا کام مکمل ہوچکا ہے نیز ان دونوں کتابوں کے کمپیوٹر میں موجود متن کی تصحیح بھی ہوچکی ہے۔ سنن ابن ماجہ تو اس سے پہلے ہی چھپ چکی ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن تصحیح کے بعد پریس میں جاچکا ہے۔ اسی طرح سنن ترمذی زیر طبع ہے اور میرا اندازہ

ہے کہ یہ کتاب آٹھ ضخیم جلدوں میں چھپے گی۔ اس میں وہ فہرستیں بھی ہوں گی جن میں سنن ابن ماجہ میں موقع و محل نہیں تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ صحیح بخاری اور سنن ابو داؤد پر بھی نظر ثانی مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن کمپیوٹر میں ان کی غلطیوں کی تصحیح ہونا ابھی باقی ہے۔ دوسری کتابوں پر بھی ہم جلد ہی نظر ثانی کریں گے۔ اور پھر انشاء اللہ ان کی تصحیح کریں گے۔ تصحیح کے بعد کتاب، طباعت کے لئے تیار ہو گی۔ اور پھر آخر میں کمپیوٹر سے ان تمام کتابوں کی فوٹو لی جائے گی جس پر صرف چند دن لگیں گے۔

امید ہے کہ صحاح ستہ پر نظر ثانی اور ان کی جانچ پڑتال ۱۴۰۵ھ میں مکمل ہو جائے گی۔ پھر میں مسند امام احمد بن حنبل پر نظر ثانی کا کام کروں گا جس پر ایک سال سے زیادہ مدت لگ جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ نئے متون کو کمپیوٹر میں داخل کرنے کا سلسلہ برابر جاری رہے گا۔ اس سلسلہ میں ہم نے دو بڑی کتابوں پر کام شروع کر دیا ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ فی زوائد العشرہ مؤلفہ امام بوصیری جو آٹھ جلدوں میں ہے۔

۲۔ طبرانی کی المعجم الکبیر جو ۲۰ سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہے۔

اس تمام عمل سے مسند امام احمد کی تیاری اور تحقیق میں بہت مدد ملے گی۔ میرے اندازہ کے مطابق مسند امام احمد اور اس کی فہرستیں اپنی نئی ترتیب میں چالیس سے پچاس جلدوں تک ہوں گی۔ مسند امام احمد پر اعراب لگانے کے سلسلہ میں کنانہ کے چند بڑے نحویوں کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اگر اس میں ہمیں کامیابی ہو گئی تو انشاء اللہ مسند امام احمد اعراب کے ساتھ چھپے گی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام خوبیوں سے مزین کرنے کی وجہ سے کتاب کے چھپنے میں تاخیر ہو گی۔ ادھر عالی مرتبت ڈاکٹر منصور الترکی چانسلر شاہ سعود یونیورسٹی نے یونیورسٹی کی تمام قوتوں کو ان کتابوں کی طباعت پر لگا رکھا ہے۔ میں ان کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔

مستقبل کا لائحہ | ۱۔ احادیث نبوی کے تمام الفاظ کی ایک المعجم المفہرس تیار کی جائے گی اور یہ استاد فواد عبد الباقی کی المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم کی طرز پر ہو گی۔ البتہ میرے پیش نظر مفہرس میں اور اس میں کچھ فرق ہوں گے۔ مثلاً، میں معجم مفہرس الفاظ حدیث کو، حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کروں گا۔ اور کلمہ کے مادہ کے حروف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ہر لفظ کو حروف تہجی کے مطابق ہی جگہ دی جائے گی

۲۔ احادیث کی تخریج کمپیوٹر کے طریقہ کے مطابق کی جائے گی۔ اس پروگرام کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش جاری رہے گی۔

۳۔ اسناد کی معجم جو کئی لحاظ سے ترتیب دی جائے گی۔

۴۔ اسناد کی ایک بڑی معجم کی تیاری۔

۵۔ اسناد کا ایک نقشہ یا چارٹ تیار کرنا۔

۶۔ احادیث کو نقشہ کے مطابق ترتیب۔ یہ کام احادیث کے دائرہ المعارف اور موضوعات کی فہرست کی بنیاد پر ہوگا۔

۷۔ اسماء اور مقامات کی معجم اور اس کی ایک خاص طرز پر ترتیب۔

۸۔ عنوانات کی ایک فہرست کی تیاری۔ اس سے ایک موضوع پر کمپیوٹر میں موجود تمام احادیث کو یک جا کرنا ممکن ہوگا۔

۹۔ افعالِ صحیحہ کو ان کے اصولِ ثلاثی میں تبدیل کرنا۔

۱۰۔ کتبِ احادیث میں موجود تمام مفردات (الفاظ) کے پھیلاؤ کی حدبندی۔

کمپیوٹر میں موجود احادیث کی تصحیح کا کام مکمل ہوتے ہی مذکورہ معجموں کا بنانا بہت آسان ہو جائے گا اور ان کی تیاری پر محض چند گھنٹے لگیں گے اس لئے کہ تمام پروگرام پہلے ہی سے تیار ہیں بلکہ متعدد فہرستیں تیار پڑی ہیں اور کئی فہرستیں تو سنن ابن ماجہ کے ساتھ ہی چھپ چکی ہیں۔

جب یہ کام مکمل ہو جائے گا تو اس سے محدث، فقیہہ، محقق اور عام مسلمانوں کے لئے کمپیوٹر میں موجود تمام احادیث تک رسائی آسان ہو جائے گی۔ اور ایک لاکھ بیس ہزار احادیث میں سے مطلوبہ حدیث کی تلاش میں صرف چند سیکنڈ لگیں گے۔

اپنی گفتگو کے اختتام پر ڈاکٹر صاحب نے امیر سلطان بن عبدالعزیز کا بھرپور شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کام میں ڈاکٹر صاحب کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور ہر ممکن تعاون پیش کیا ہے۔ اعظمی صاحب نے ڈاکٹر منصور الترکی چانسلر جامعۃ الملک سعود۔ ڈاکٹر حمود البدر وائس چانسلر یونیورسٹی اور ڈاکٹر عبدالعزیز خویطر وزیر تعلیم کا بھی شکریہ ادا کیا۔ ان تمام حضرات نے اعظمی صاحب کی اس مفید کام میں بہت مدد کی ہے۔